۹ ربیعُ الاوّل ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:83)

نامِ مُحَمَّد کی بَرکتیں

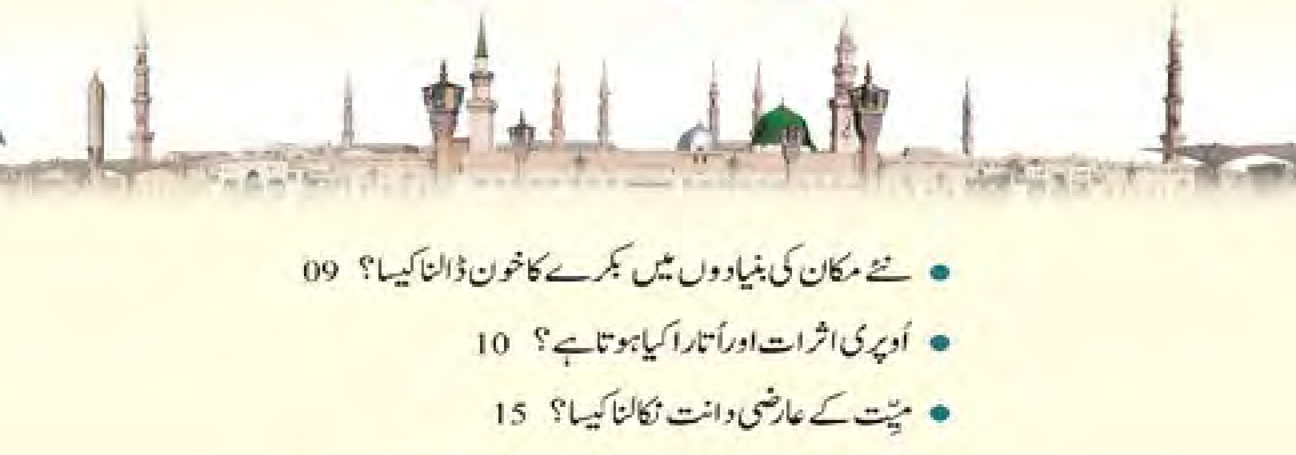

- نئے مکان کی بنیادوں میں بکرے کا خون ڈالنا کیسا؟ 09
- اُوپری اثرات اور آثار کیا ہوتا ہے؟ 10
- مَیِّت کے عارضی دانت نکالنا کیسا؟ 15
- بَرَکت اِستخارے میں ہے یا مشورے میں؟ 15

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

مُحمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نامِ مُحَمَّد کی بَرکتیں [1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک دِن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دِن میں اس سے مُصافحہ کروں گا یعنی ہاتھ ملاؤں گا۔ [2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

نامِ محمد کی بَرکتیں

سُوال: نامِ محمد کی کیا بَرکتیں ہیں؟

جواب: سُبْحٰنَ اللہ نامِ محمد کی برکتوں کے کیا کہنے! [3] اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: میری عزت و جلال کی قسم! جس کا نام

---

(1)...... یہ رِسالہ ۹ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۱ھ بمطابق 6 نومبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

(2)...... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علٰی رسول اللہ، ص ۲۸۲۔

(3)...... "محمد" نام رکھنے کے فضائل وبَرکات پر چار فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ کیجیے: (1) جس کے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری مَحبَّت اور میرے نام سے بَرکت حاصِل کرنے کیلئے اُس کا نام محمد رکھے وہ (یعنی نام رکھنے والا والد) اور اُس کا لڑکا دونوں بہشت (یعنی جنّت) میں جائیں گے۔ (کنز العمال، حرف النون، کتاب النکاح، الباب الخامس فی حقوق الزوجین، الفصل الثانی فی حق المراۃ علی الزوج، الجزء: ۱۶، ۸/ ۱۴۵، حدیث: ۴۵۲۱۵) (2) روزِ قیامت دو شخص اللہ پاک کے حُضُور کھڑے کئے جائیں گے، حکم ہوگا: انہیں جنّت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے: اِلٰہی! ہم کس عمل پر جنّت کے قابِل ہوئے؟ ہم نے تو جنّت کا کوئی کام کیا نہیں! فرمائے گا: جنّت میں جاؤ، میں نے حَلف کیا (یعنی قسم فرمائی) ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔ (مسند الفردوس، باب الیاء، ۲/ ۵۰۳، حدیث: ۸۵۱۵) (3) تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔ (طبقات ابن سعد، الطبقۃ الاولی من اھل المدینۃ من التابعین، محمد بن طلحۃ، ۵/ ۴۰، الرقم: ۶۲۲) (4) جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اُس کی عزّت کرو اور مجلس میں اُس کیلئے جگہ کُشادہ کرو اور اُسے بُرائی کی طرف نسبت نہ کرو۔ (جامع الصغیر، حرف الھمزۃ، ص ۴۹، حدیث: ۷۰۶)

www.dawateislami.net

تمہارے نام پر ہو گا (یعنی محمد یا اَحمد ہو گا) تو میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔[1] پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کا نام اَحمد یا محمد ہو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔[2]

جو چاہتے ہو کہ ہو سرد آتشِ دوزخ
دِلوں پر نقش محمد کا نام کر لینا

مُعاشرے سے بے سُکونی ختم نہ ہونے کی وجہ

سُوال: ہم نماز پڑھتے ہیں، صَدقات دیتے ہیں، روزے رکھتے ہیں اور دِیگر سارے نیک کام کرتے ہیں لیکن پھر بھی بے سُکونی بہت زیادہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ مُعاشرے سے بے سُکونی ختم نہیں ہوتی؟

جواب: ایک تو ہمارا نیتوں کا مسئلہ ہوتا ہے اور دوسرا اِخلاص کی بھی کمی ہے۔ نیز ہم جو عبادات بجالاتے ہیں ان میں بھی بہت کوتاہیاں ہوتی ہیں اور پھر یہ خوش فہمی بھی ہے کہ ہم سارے نیک کام کرتے ہیں حالانکہ ”سارے نیک کاموں“ کی تعداد ہمیں معلوم نہیں ہے۔ یاد رہے! کامیابی اُسی صورت میں ہوتی ہے کہ بندہ بہت سارا عمل کرتا ہو اور یوں سمجھے کہ میں کچھ بھی نہیں کرتا یعنی جو کچھ بھی نہیں ہے وہ حقیقت میں بہت کچھ ہے اور جو اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھے وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ بہر حال مُعاشرے میں جو بد اَمنی یا بے چینی ہے اِس کی وجہ اِخلاص کی کمی، نفسا نفسی، لوٹ مار کا ذہن، اَخلاق کا تباہ ہونا، دوسروں کی ہمدردی جاتے رہنا، یا شیخ اپنی اپنی دیکھ کا ماحول ہونا اور کثیر نفع کھینچنا ہے یہاں تک کہ غریب بے چارہ کل مَرتا ہو بھلے آج مَر جائے مگر ہماری جیب میں پیسے آجائیں، ہماری تجوری بھر جائے اور ہمارا بینک بیلنس بڑھ جائے تو اِس طرح ہم موت کو بھلائے بیٹھے ہیں اور ظاہر ہے جو موت کو بھلا دیتا ہے اُس کا دِل سخت ہو جاتا ہے تو یہ سب بد امنی اور بے چینی کے اَسباب ہیں۔ بے شک نماز روزہ عبادتیں ہمیں کرنی ہی کرنی ہیں لیکن ان کے علاوہ اپنے دِل اور اپنی سوچوں کی بھی اِصلاح کرنی ہے کیونکہ سوچیں گناہوں اور بُرائیوں میں بھٹکتی، ان کی پلاننگ کرتی اور وَسوسے پالتی رہتی ہیں تو یوں

---

1 ...... مواھب اللدنیۃ، المقصد الرابع، الفصل الثانی، ۲/ ۳۰۱۔

2 ...... مسند الفردوس، باب الیاء، ۲/ ۵۰۳، حدیث: ۸۵۱۵۔

www.dawateislami.net

ہمارا رُواں رُواں گندگیوں اور گناہوں میں لتھڑا ہوا ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ عِلمِ دِین سے بھی بالکل دوری ہے، بندہ چاہے 100 سال سے نماز پڑھ رہا ہوتا ہے لیکن اسے صحیح معنوں میں نماز پڑھنا نہیں آتی۔ سجدہ کتنی ہڈیوں پر ہوتا ہے؟ بہت سے لوگ کئی سالوں سے نماز پڑھ رہے ہوں گے مگر انہیں یہ پتا نہیں ہو گا۔

سجدہ کتنی ہڈیوں پر ہوتا ہے؟

سُوال: سجدہ کتنی ہڈیوں پر ہوتا ہے؟[1]

جواب: سجدہ سات ہڈیوں پر ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں: منہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں قدم۔[2] ان ہڈیوں کو کس طرح لگانا ہے؟ اس کے الگ مَسائل ہیں مثلاً سجدے میں پیشانی اتنی جمانی ہے کہ زمین کی سختی محسوس ہو، اگر پیشانی بالکل ہلکی چھوڑ دی تو سجدہ نہیں ہو گا اور جب سجدہ نہیں ہو گا تو نماز نہیں ہو گی۔[3] سردیوں میں موٹے موٹے کارپیٹ بچھائے جاتے ہیں اور پھر ان کے نیچے موٹے موٹے فوم ہوتے ہیں جس کی وجہ سے پیشانی اچھی طرح نہیں جم پاتی حالانکہ سجدہ ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ پیشانی کو اتنا دَبائیں کہ مزید نہ دَبے۔ پھر جب پیشانی جمانے کے لیے نماز میں کارپیٹ پر زور زور سے پیشانی رگڑیں گے تو خشوع وخضوع کہاں سے لائیں گے؟ لوگ مَساجد میں موٹے موٹے کارپیٹ بچھا دیتے ہیں جبکہ انہیں سجدے سے متعلق یہ مسئلہ پتا ہی نہیں ہوتا اور یوں لوگوں کا کروڑوں روپیہ قدموں تلے بچھا دیا جاتا ہے۔ کارپیٹ بچھانا جائز ہے لیکن وہ ایسا ہو کہ اس پر صحیح طرح سجدہ کیا جاسکے۔ یاد رہے! میں نے سجدے کے جو مَسائل بیان کیے ہیں وہ کتابوں میں لکھے ہیں۔ ہو سکتا ہے آپ بولیں کہ ہمیں ان مَسائل کے بارے میں پتا ہی نہیں ہے اور نہ ہم نے کبھی کسی مولانا سے سُنے ہیں، تو اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ آپ مولانا کی خدمت میں گئے ہی کب تھے اور مولانا کا بیان سُنا ہی کب تھا کہ آپ کو ان مَسائل کے بارے میں علم ہوتا! آپ نمازِ جمعہ پڑھنے بھی خطبہ کے وقت جاتے ہیں اور اگر دو منٹ زیادہ ہو جائیں تو کہتے ہیں آج مولانا نے تقریر لمبی کر دی ہے اور نہ ہی آپ نے شرعی مسائل سیکھنے کے لیے

---

1. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. بخاری، کتاب الاذان، باب السجود علی سبعة اعظم، ۱/ ۲۸۴، حدیث: ۸۰۹-۸۱۰۔
3. بہارِ شریعت، ۱/ ۵۱۴، حصہ: ۳۔

www.dawateislami.net

کبھی کتاب کھولی ہے تو ایسی صورت میں آپ کو شرعی مَسائل کیسے پتا چلیں گے؟ کیا سارے شرعی مَسائل آپ کے دِل میں اِلہام ہوں گے؟ یاد رکھیے! ہم سیکھنے والے بنیں تو بتانے والے موجود ہیں۔

سجدے میں ناک کی ہڈی زمین پر لگنا واجب ہے

سجدے میں ناک کی ہڈی زمین پر لگنا واجب ہے، اگر صرف ناک کی نوک لگائی تو سجدہ ہو جائے گا مگر نماز مکروہِ تحریمی ہو گی۔[1] بعضوں کو جب نیا نیا مسئلہ پتا چلتا ہے تو بے چارے ناک کی ہڈی لگانے میں زور لگاتے ہیں اور ناک پر داغ بنا دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ ہڈی لگانا ہے حالانکہ اگر ناک کی نوک کو بھی دبائیں گے تب بھی ہڈی لگ جائے گی لہٰذا اتنا تَکَلُّف کرنے کی ضَرورت نہیں ہے۔

سجدے میں جانے کا دُرُست طریقہ

سُوال: سجدے میں جانے کا دُرُست طریقہ کیا ہے؟[2]

جواب: جب سجدے میں جائیں تو پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی زمین پر لگے کہ یہ ترتیب سنَّت ہے مگر بہت کم لوگوں کو یہ معلوم ہوتی ہے۔ جب سجدے سے اُٹھیں گے تو اِس ترتیب کا اُلٹ ہو گا یعنی پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ اور پھر گھٹنے اُٹھیں گے۔[3] نیز زمین پر ٹیک لگا کر بھی سجدے سے نہ اُٹھیں، البتہ اگر کمزوری ہے یا پاؤں میں کوئی تکلیف ہے جس کے باعث بغیر ٹیک لگائے نہیں اُٹھ سکتے تو ہاتھ سے ٹیک لگا سکتے ہیں ورنہ ہاتھ سے ٹیک لگانا بھی منع ہے۔ گھٹنوں کے بَل اُٹھنا بہترین وَرزِش ہے۔ سجدے میں پاؤں کی 10 اُنگلیوں میں سے کم از کم ایک اُنگلی کا پیٹ یعنی جو حصہ چلتے ہوئے زمین پر لگتا ہے اس کا زمین پر لگنا فرض ہے اور دونوں پاؤں کی اکثر اُنگلیوں یعنی 10 میں سے کم از کم چھ اُنگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا واجب ہے اور دسوں اُنگلیوں کا پیٹ زمین پر لگ جائے اور سب اُنگلیاں مُڑ کر قبلے کی طرف ہو جائیں یہ سنَّت ہے۔[4]

---

1 ...... فتاویٰ ہندیة، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ۱/۷۰۔ فتاویٰ رضویہ، ۳/۲۵۳۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... فتاویٰ ہندیة، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث، ۱/۷۵۔

4 ...... بہارِ شریعت، ۱/۵۳۰، حصہ: ۳۔ فتاویٰ رضویہ، ۷/۳۷۶۔

www.dawateislami.net

اِس طرح سجدہ کون کرتا ہے؟ کبھی چھوٹی اُنگلی تو کبھی انگوٹھا سَرک جاتا ہے۔ اگر سجدے میں پاؤں کی اُنگلیوں کا پیٹ لگانے کی عادت نہ ہو تو جوڑوں میں تکلیف ہوتی ہے جبکہ عبادت میں تکلیف نہیں راحت ملتی ہے۔ جب بار بار سجدے میں اُنگلیوں کا پیٹ لگاتے رہیں گے تو جوڑ ڈھیلے ہو جائیں گے اور اِنْ شَآءَ اللہ تکلیف نہیں ہو گی۔ جن لوگوں کو وَرزِش کا تجرِبہ ہوتا ہے انہیں شروع میں تکلیف ہوتی ہے مگر پھر بعد میں جب عادت پڑ جاتی ہے اور ان کا بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے تو وہ اُلٹے بھی مُڑ جاتے ہیں۔ جن لوگوں کو وَرزِش کا تجرِبہ نہ ہو وہ اگر کھڑے کھڑے اپنے ہاتھ، پاؤں کے پنجوں تک لے جانے کی کوشش کریں گے تو آزمائش میں آجائیں گے لہٰذا فزیو تھراپی کے ماہرین کے مشورے سے ورزش کرنی چاہیے۔ وَرزِش عمر کے حساب سے ہوتی ہے، ایسا نہ ہو کہ کہیں بوڑھا آدمی ورزش کرے اور اس کی کمر کے دو پیس ہو جائیں۔ اگر کسی کا جوانی سے ورزش کا معمول تھا تو اب ہو سکتا ہے کہ اس کا بدن بڑھاپے میں بھی ربڑ کی طرح اپ ڈاؤن ہو تا رہے اور اسے پتا ہی نہ چلے جبکہ ہماری عادت ہی نہیں ہے۔ اب محنت مَشَقَّت بہت کم ہو گئی ہے ورنہ پہلے کم از کم اتنا تو تھا کہ کھڑے ہو کر سوئچ آن آف کرتے تھے مگر اب یہ کام بھی ریموٹ کنٹرول کے ذَریعے ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! بدن کو جتنی حَرَکت ملتی ہے اُتنا فائدہ ہوتا ہے لیکن اس کی بھی حد ہے اور حد سے زیادہ کوئی بھی چیز صحیح نہیں ہوتی۔ بہر حال نماز پڑھیں گے تو اس میں بہت سی وَرزِشیں شامل ہیں مگر ہم نے وَرزِش کے لیے نہیں اللہ پاک کی رِضا کے لیے نماز پڑھنی ہے، ضمنی فوائد خود بخود حاصِل ہو جائیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم نے سجدے کے کچھ مَدَنی پھول حاصِل کیے ہیں، اللہ پاک ہمیں انہیں یاد رکھنے، انہیں قبول کرنے اور ان پر عمل کرنے کا بھی شرف عطا فرمائے۔ جو اِن مَدَنی پھولوں پر عمل کرتا رہے گا اِنْ شَآءَ اللہ اُسے یاد ہو جائیں گے۔

نماز اللہ پاک کی طرف سے تحفہ ہے

سُوال: کوئی کہے کہ میں داڑھی اِس لیے نہیں رکھتا کہ اِس کی وجہ سے سچ بولنا پڑے گا اور نماز پڑھنی پڑھے گی تو اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: نماز تو پڑھنی ہی ہے۔ ”نماز پڑھنا پڑے گی“ اس کا کیا مطلب ہے؟ اگر کوئی داڑھی منڈاتا ہے تب بھی اس پر

www.dawateislami.net

نماز فرض ہے۔ یہ نماز تو اللہ پاک نے اپنے محبوب کو ہمارے لیے تحفہ دیا ہے[1] اور ہمیں اس تحفے کو خوش دِلی سے قبول کرتے ہوئے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہنا چاہیے۔ اِسی طرح ”سچ بولنا بھی فرض ہے“[2] چاہے داڑھی ہو یا نہ ہو۔ جس نے یہ بات کہی ہے وہ توبہ کرے اور آئندہ ایسی باتیں نہ کرے کیونکہ شریعت کا حکم ماننا ہی ماننا ہے اور شریعت میں داڑھی رکھنا واجب ہے اور منڈانا حرام ہے بلکہ ایک مٹھی سے گھٹانا بھی حرام ہے۔[3]

کیا اذانِ فجر کے بعد تَہَجُّد ادا کر سکتے ہیں؟

سُوال: کیا فجر کی اذان کے بعد تَہَجُّد ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر فجر کا وقت ہو چکا ہے تو تَہَجُّد نہیں پڑھ سکتے چاہے اذان ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، اگر پڑھی بھی تو سنَّتِ فجر کے قائم مقام ہو جائے گی۔[4] یاد رکھیے! رات کے نوافل کا وقت صبح صادق سے پہلے پہلے تک ہے، اس کے بعد طلوعِ آفتاب تک سِوائے سنَّت فجر کے کوئی نوافل نہیں پڑھ سکتے۔[5] طلوعِ آفتاب کے 20 مِنَٹ بعد نوافل پڑھ سکتے ہیں۔

کیا آپ نے کبھی مدینے کی مچھلی کھائی ہے؟

سُوال: کیا آپ نے کبھی مدینے کی مچھلی تناول فرمائی ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے مدینے میں مچھلی کھانے کی سعادت ملی ہے۔ جو چیز مدینے شریف میں آ گئی وہ مدینے کی ہو گئی کیونکہ بہت ساری چیزیں باہر سے امپورٹ کی جاتی ہیں جیسا کہ لوگ ایک سے ایک خوبصورت تسبیحاں مدینے کی بول کر بانٹ رہے ہوتے ہیں حالانکہ وہ مختلف ممالک کی تسبیحاں ہوتی ہیں مگر جب وہ مدینے سے آئیں تو مدینے کی ہو گئیں۔

---

1 ...... بہارِ شریعت، ١/ ٤٣٥، حصہ:٣۔

2 ...... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله، ص١٠٧٨، حدیث: ٦٦٣٩۔

3 ...... اشعة اللمعات، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ١/٢٢٨۔ فتاویٰ رضویہ، ٢٢/ ٥٧٢۔

4 ...... دو رَکعت نفل پڑھے اور یہ گمان تھا کہ فجر طلوع نہ ہوئی بعد کو معلوم ہوا کہ طلوع ہو چکی تھی تو یہ رَکعتیں سنَّتِ فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (بہار شریعت، ١/ ٦٦٤، حصہ:٤)

5 ...... جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: جب فجر طلوع کر آئے تو کوئی (نفل) نماز نہیں سِوا دو رَکعت فجر کے۔ (مسلم، باب استحباب رکعتی سنة الفجر، ص ٢٨٤، حدیث: ١٦٧٦) طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک کہ اِس دَرمیان میں سِوا دو رَکعت سنَّتِ فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔ (فتاویٰ ھندیة، کتاب الصلاۃ، الباب الاول فی المواقیت، الفصل الثالث فی بیان الاوقات...الخ، ١/ ٥٢۔ بہار شریعت، ١/ ٤٥٥، حصہ:٣)

www.dawateislami.net

کسی کو بے چارہ کہنا کیسا؟

سُوال: کیا یہ بات دُرُست ہے کہ کسی کو بے چارہ نہیں کہنا چاہیے؟

جواب: آپ نے شاید یہ سُنا ہو گا کہ کسی کو بَدقسمت نہیں کہنا چاہیے کیونکہ جس کے پاس اِیمان کی دولت ہو وہ کیسے بَدقسمت ہو سکتا ہے؟ رہی بات بے چارہ کہنے کی تو اس میں حرج نہیں ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھی لکھا ہے: اے چارۂ بے چار گاں، یعنی اے بے چاروں کے چارہ۔ لفظِ چارہ کے معنیٰ علاج اور بے چارہ کے معنیٰ بے کس، بے بس اور غریب و مسکین کے ہیں تو یوں لفظِ بے چارہ مشکل میں گھرے ہوئے، آفت زدہ اور پریشان حال شخص کے لیے اِستعمال ہوتا ہے، البتہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے یہ لفظ اِستعمال نہیں کر سکتے۔ اِسی طرح سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یتیم، مسکین اور فقیر بھی نہیں کہہ سکتے۔(1) یاد رَکھیے! سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے لیے خود جو کچھ اِرشاد فرمائیں وہ عاجزی ہے اور ہم اگر کسی حدیث کو دہرائیں اور اس میں ایسے الفاظ آئیں تو وہ الگ چیز ہے ورنہ جیسے ہم ایک دوسرے کو بے چارہ کہہ دیتے ہیں ایسے نہیں کہہ سکتے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بہت عظیم ہے۔ یاد رہے! نعت کے اَشعار میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے لفظِ "دُرِّ یتیم" اِستعمال ہوتا ہے تو "دُرِّ یتیم" اور "یتیم" میں فرق ہے۔ دُرِّ یتیم اس موتی کو کہتے ہیں جو بہت ہی قیمتی اور نایاب ہو اور اسے انمول موتی بھی کہہ سکتے ہیں یعنی جس کی کوئی قیمت ہی نہ ہو۔

نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو "رَاعِنَا" کہنا منع ہے

اگرچہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بکریوں کو اپنے دِیدار کا خوب موقع عنایت فرمایا اور اپنا بہت قرب بخشا جسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ بکریاں چرائیں لیکن جو لفظ لوگ بکریاں چرانے والے کے لیے اِستعمال کرتے ہیں وہ لفظ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے اِستعمال کرنا حرام ہے یعنی اگر عام آدمی بکریاں چرائے گا تو اسے چرواہا کہا جائے گا لیکن یہ لفظ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شایانِ شان نہیں ہے۔ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کرتے تھے: "رَاعِنَا" یعنی ہماری رعایت فرمائیے۔ اس وقت جو یہود تھے وہ توہین کی نیت سے "رَاعِیْنَا" کہتے تھے یعنی

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۲۶-۶۳۵۔

www.dawateislami.net

آخر میں "ن" سے پہلے "ی" لگا دیتے تھے جس کے معنیٰ ہیں "اے ہمارے چرواہے" یہود مَعَاذَ اللہ مذاق اُڑانے کے لیے اِس طرح کہتے تھے تو اللہ پاک کو یہ ناپسند ہوا اور قرآنِ کریم کی یہ آیت اُتری: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ﴾ [1] ترجمۂ کنزالایمان: "اے ایمان والو رَاعِنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو۔" دیکھیے! صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے اِس بات کا تصور بھی نہ تھا کہ وہ نَعُوْذُ بِاللہ "رَاعِیْنَا" کہتے ہوں مگر پھر بھی انہیں ﴿رَاعِنَا﴾ کہنے سے منع کر دیا گیا اور فرمایا گیا کہ اس کی جگہ ﴿اُنْظُرْنَا﴾ یعنی "ہم پر نظر فرمایئے" کہو۔[2] جیسا کہ آج کل ہم "یَارَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْحَالَنَا" کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے فرمایا گیا: ﴿وَاسْمَعُوْا﴾ پہلے ہی سے توجہ کے ساتھ سُنو تا کہ دوبارہ کہلوانے کی ضَرورت نہ پڑے۔ ہمارے یہاں تو بات سمجھنے کے باوجود "جی، جی" کہہ کر دوبارہ کہلوانے کی عادت ہوتی ہے اور یوں لوگ فضول بلواتے ہیں۔ یاد رہے! جو دوبارہ بول رہا ہے اس کے حق میں ایک طرح سے یہ فضول نہیں ہے کہ وہ تو سمجھا رہا ہے۔ جن لوگوں کی دوبارہ کہلوانے کی عادت ہوتی ہے ان کی یہ عادت سمجھانے سے کم ہی جاتی ہے اور ان کے منہ سے "جی" یا "کیا کہا" نکل ہی جاتا ہے حالانکہ وہ سمجھ چکے ہوتے ہیں۔ میرا تجرِبہ ہے اور کئی بار میں نے نوٹ کیا ہے کہ میں جب کوئی بات ایک بار بولتا ہوں اور سامنے والا اسے دوبارہ کہلوانے کے لیے "کیا" کہتا ہے تو میں چُپ ہو جاتا ہوں کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ وہ سمجھ چکا ہے تو پھر وہ "اچھا اچھا" بولتا ہے یعنی وہ سمجھ چکا ہوتا ہے۔ بعض اوقات سامنے والا واقعی نہیں سمجھا ہوتا اور وہ دوبارہ کہلوانے کے لیے "کیا کہا" وغیرہ کہتا ہے۔

کیا نکاح کے بعد وَلیمہ ضَروری ہے؟

سُوال: کیا نکاح کے بعد وَلیمہ ضَروری ہے؟ نیز وَلیمے میں زیادہ غُربا کو دعوت دینی چاہیے یا مخصوص رِشتہ داروں کو؟

جواب: ولیمہ سنَّت ہے اور نکاح کے بعد جب رُخصتی ہو جاتی ہے تو پہلی رات گزارنے کے بعد دو دِن کے اندر اندر مثلاً آج پہلی رات گزاری تو کل کا دِن اور پَرسوں کا دن اِن دو دنوں کے اندر اندر اگر ولیمہ سنَّت کی نیت سے کیا جائے تو سنَّت ہے[3] اور اگر ولیمے کی دعوت میں گانے باجے ہیں یا ولیمہ فخر و تفاخُر یعنی لوگوں کو دِکھانے کی نیت سے ہے تو پھر یہ سنَّت نہیں

---

1 ...... پ۱، البقرۃ: ۱۰۴۔ 2 ...... فتاویٰ امجدیہ، ۴/ ۲۵۸-۲۶۰ ملخصاً۔ 3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۷۹۔

www.dawateislami.net

ہے اور نہ اس میں جانا ضَروری ہے۔ اگر کوئی سنَّت کی نیت اور سنَّت کے مُطابق ولیمہ کرے تو اس کی دعوت قبول کرنا اور اس میں جانا سنَّت ہے[1] مگر اس صورت میں بھی کھانا کھانے نہ کھانے کا اِختیار ہے۔[2] آج کل تو لوگوں کو ولیمے کا پتا ہی نہیں ہے اس لیے وہ شادی سے پہلے جو دعوت کرتے ہیں اسے بھی ولیمہ کہتے ہیں۔

ولیمے کی دعوت غریبوں اور مسکینوں کو دینا ضَروری نہیں مالداروں، عزیزوں اور رِشتے داروں کو بھی دے سکتے ہیں، البتہ اس دعوت کا کھانا اچھا نہیں ہوتا جس میں غریب اور مسکین شامل نہ ہوں[3] لہٰذا ولیمے کی دعوت میں غریبوں اور مسکینوں کو ہونا چاہیے۔ غریبوں کو دھکے ماریں اور مالداروں کو خوش آمدید کہیں ایسا نہ کریں بلکہ ولیمے میں کچھ نہ کچھ غریبوں کو شامل کیا جائے اور حصولِ بَرَکت کے لیے ساداتِ کرام کو بھی دعوت پیش کی جائے اور جب وہ آئیں تو ان کا اچھا اِستقبال کیا جائے، انہیں اچھی جگہ بٹھایا جائے اور ان کو پوچھا بھی جائے ورنہ ہمارے یہاں مالداروں اور خاص رِشتہ داروں کو پوچھتے ہیں اور گرما گرم کھانا نکال کر دیتے ہیں۔ ایسا نہ ہو جن (آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صَدقے آپ آج کھا پی رہے ہیں اور آپ نے بلڈنگ بنائی اور فیکٹری لگائی ہے اُن کی آل کو آپ نہ پوچھیں اور غریب بے چارے کو بھی کونے میں بٹھا دیں جبکہ مالداروں کو پوچھتے رہیں لہٰذا پہلے سَیِّد اور پھر اس کے بعد غریب کو پوچھیں اور پھر مالدار کو پوچھنا ہے یا نہیں؟ یہ میں آپ پر چھوڑتا ہوں۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرُود
ہم فقیروں کی ثَروَت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

نئے مکان کی بنیادوں میں بکرے کا خون ڈالنا کیسا؟

سُوال: نیا گھر بنانے سے پہلے ایک لاکھ دُرُودِ پاک پڑھیں یا بکرا صَدقہ کریں یا بکرا ذَبح کر کے اس کا خون مکان کی

---

1 بہارِ شریعت، ۳/ ۳۹۱-۳۹۲، حصہ:۱۶ ملخصاً۔

2 مسلم، کتاب النکاح، باب الامر باجابۃ الداعی الی دعوۃ، ص ۵۷۵، حدیث: ۳۵۱۸۔

3 حدیثِ پاک میں ہے: بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ، يُدْعَى اِلَيْهِ الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِيْنُ یعنی بد ترین کھانا وہ ولیمہ کا کھانا ہے جس کے لیے مالدار تو بلائے جائیں اور مساکین چھوڑ دیئے جائیں۔ (مسلم، کتاب النکاح، باب الامر باجابۃ الداعی الی دعوۃ، ص ۵۷۶، حدیث: ۳۵۲۱)

www.dawateislami.net

بنیادوں میں ڈالیں ؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: پہلے لوگ بکرے کاٹ کر ان کا ناپاک خون نئے مکان کی بنیادوں یعنی جہاں پلر کھڑے کرتے ہیں وہاں ڈالتے تھے بلکہ اب بھی ڈالتے ہوں گے اور یہ اِس لیے کرتے ہیں تا کہ پھر یہ عمارت اِنسان کا خون نہ پئے یعنی گرے نہیں۔ شاید ایسا کرنے والوں کو کوئی یہ سمجھانے والا نہیں کہ بکرے اور اِنسان کے خون میں فرق ہوتا ہے لہٰذا یہ کیسے ہو گا کہ آپ بکرے کا خون پلاؤ تو عمارت اِنسان کا خون نہ پئے۔ یاد رہے! عمارتیں آخر کار گرتی ہی ہیں اور جب گرتی ہے تو بارہا بندوں کو لے کر جاتی ہیں اور لوگوں کا خون پیتی ہیں۔ جو لوگ بکرے کا خون مکان کی بنیاد میں ڈالتے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ یہ غَلَط طریقہ ہے۔ آپ بکرا ذَبح کر کے اس کا گوشت غریبوں میں بانٹیں اور اگر کوئی امیر بھی ہاتھ بڑھادے تو اس کا دِل بھی نہ توڑیں اسے بھی گوشت دے دیں کہ یہ نفلی صَدَقہ ہے مگر مکان کی بنیادوں پر خون لگا کر انہیں ناپاک کرنا دُرُست نہیں ہے۔ عُلَمائے کِرام کی صحبت اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رہیں گے تو ایسی معلومات ہوتی چلی جائیں گی اور آپ ان سے بچتے چلے جائیں گے۔ مَدَنی مذاکرے میں شرکت بھی عاشقانِ رَسُول کی صحبت اور عاشقانِ رَسُول کا ماحول حاصِل کرنے کا ذَریعہ ہے، جو لوگ مَدَنی مذاکروں میں شرکت کرتے ہیں انہیں اِس بات کا اندازہ ہو گیا ہو گا کہ کتنی نئی نئی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں لہٰذا اگر آپ ہر مَدَنی مذاکرے میں شرکت کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ڈھیروں ڈھیر معلومات کا خزانہ حاصل ہوتا رہے گا۔

اُوپری اثرات اور اُتارا کیا ہوتا ہے؟

سُوال: اُوپری اثرات اور اُتارا کیا ہوتا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: جنّ کا اثر ہونے کو لوگ اُوپری اثرات، ہوائی اثر، اُوپر کی ہوا، اثرات، اَثر، آسیب، باہر کی چیزیں، بدرُوح اور پتا نہیں کیا کیا کہتے ہیں جبکہ مقصد ایک ہی ہوتا ہے کہ جِنّ کا اثر ہو گیا ہے، شاید یہ الگ الگ نام باباجی لوگوں کے رکھے ہوئے ہیں۔ نیز کسی چیز کو سات بار گھما کر صَدَقہ کرنے کو اُتارا کہتے ہیں اور یہ بھی جائز ہے۔ بعض اوقات ایسی چیزیں بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم سے چلی ہوتی ہیں، یہ ٹوٹکے کہلاتے ہیں اور ان کے اپنے فوائد ہوتے ہیں۔ یاد رہے! جو ٹوٹکے شریعت

www.dawateislami.net

سے نہیں ٹکراتے وہ منع نہیں ہوتے جیسا کہ بعض لوگ جس کی طرف سے بکرا صَدَقہ کرتے ہیں اس کا ہاتھ بکرے پر لگواتے ہیں یہ بھی جائز ہے تو یوں اُتارے کی مُختَلِف صورتیں ہوتی ہیں جو کہ جائز ہیں جبکہ انہیں فرض یا واجب نہ سمجھا جائے۔ ٹوٹکوں کے ذَریعے نظر بھی اُتاری جاتی ہے جیسا کہ سات مرچیں لے کر جسے نظر لگی ہو اس کے پورے بدن سے گھماتے ہیں اور پھر توے یا کوئلوں پر ڈال دیتے ہیں۔ اگر نظر ہو گی تو مرچیں جلنے کی بو نہیں آئے گی لہٰذا ایسی صورت میں روز روز اس طرح کرتے رہیں جب مرچوں کی بو آنے لگے یعنی ناک جلے اور چھینکیں آئیں تو سمجھو نظر اُتر گئی ہے۔(1)

ترے نام پر سر کو قربان کر کے

ترے سر سے صَدقہ اُتارا کروں میں (سامانِ بخشش)

جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات

سُوال: اِس شعر کی وضاحت فرما دیجیے:

جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات

ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

جواب: تلووں کے دھوون کا مطلب ہے وہ پانی جس سے تلووں کو دھویا جائے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تلووں کے دھوون کو آبِ حیات سے اِستعارہ کیا ہے، اِستعارے کا مطلب یہ ہے کہ ظاہری اَلفاظ کے معنیٰ کچھ اور ہوں جبکہ مُرادی معنیٰ کچھ اور۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرما رہے ہیں: جس نے سرکار

---

1 ...... حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عوام میں مشہور ٹوٹکے اگر خلافِ شرع نہ ہوں تو ان کا بند کرنا ضَروری نہیں، دیکھو نظر والے کے ہاتھ پاؤں دھو کر منظور (یعنی جس کو نظر لگی ہو اس) کو چھینٹا مارنا عرب میں مُروّج تھا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو باقی رکھا۔ ہمارے ہاں تھوڑی سی آٹے کی بھوسی تین سرخ مرچیں منظور پر سات بار گھما کر سر سے پاؤں تک پھر آگ میں ڈال دیتے ہیں اگر نظر ہوتی ہے تو بھس نہیں اُٹھتی اور رَبّ تعالیٰ شفا دیتا ہے۔ جیسے دَواؤں میں نَقْل کی ضَرورت نہیں تجربہ کافی ہے ایسے ہی دُعاؤں اور ایسے ٹوٹکوں میں نَقْل ضروری نہیں، خلافِ شرع نہ ہوں تو دُرُست ہیں اگرچہ ماثورہ دُعائیں اَفضَل ہیں۔ حضرت عثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) نے ایک خوبصورت تندرست بچہ دیکھا تو فرمایا: اس کی ٹھوڑی میں سیاہی لگا دو تا کہ نظر نہ لگے۔ حضرت ہشام ابنِ عروہ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے: مَا شَآءَ اللہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ۔ عُلَما فرماتے ہیں کہ بعض نظروں میں زہریلا پن ہوتا ہے جو اثر کرتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۲۲۴)

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کا دُھووَن پی لیا گویا اس نے آبِ حیات پی لیا اب وہ کبھی نہیں مَرے گا۔ یعنی جسم اگرچہ مَر کر ختم ہو جائے اور قبر میں ڈال دیا جائے لیکن اس کو وِلایت کا ایسا تاج مل جائے گا کہ وہ اَمر ہو جائے گا، ”اَمر“ یہ گجراتی زبان کا لفظ ہے یعنی وہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ نام تو بہت سوں کے زندہ ہیں مثلاً یزید کا نام بھی زندہ ہے مگر وہ پلید ہے اور اِمامِ عالی مَقام حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام بھی زندہ ہے لیکن وہ پاک ہے۔ پاک حالت میں نام زندہ ہونا بھی یقیناً خوبی ہے ورنہ فرعون، ہامان، نمرود اور قارون کے نام بھی زندہ ہیں لیکن ان کا زندہ ہونا عبرت کے لیے ہے اس سے ان کو کوئی فائدہ نہیں۔

جس کے تلووں کا دھووَن ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی (حدائقِ بخشش)

”مسیحا“ حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لَقَب ہے، اِس کا مطلب ہے طبیب۔ پہلے طبیب کو بھی ”مسیح“ کہہ دیا جاتا تھا لیکن اب یہ لفظ طبیب کے لیے بولنا رائج نہیں ہے۔ جانِ مسیحا کا مطلب ہو گا کہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے طبیب ہیں کہ آپ حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی بھی جان ہیں۔

اک دِل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلا دیئے ہیں (حدائقِ بخشش)

کافر چلتے پھرتے مُردہ ہیں، میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو اِیمان کی دولت عطا کر کے ان چلتے پھرتے مُردوں کو حقیقت میں زندہ کر دیا ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عرض گزار ہیں: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب آپ نے چلتے پھرتے مُردوں کو زندہ کر دیا ہے تو ہمارے مَرے ہوئے دِلوں کی حقیقت آپ کے سامنے کیا ہے، ان پر بھی ایک نظر ڈال دیجئے کہ یہ بھی زندہ ہو جائیں۔

کیا ہر شہرت عزت والی ہوتی ہے؟

سُوال: کیا یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہر شہرت عزت نہیں ہوتی؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: بے شک ایسا ہی ہے ورنہ شیطان کو کتنی شہرت حاصِل ہے مگر عزت نہیں ہے۔

www.dawateislami.net

بچوں کو ذہین بنانے کا طریقہ

سُوال: بچوں کو ذہین بنانے کا کوئی طریقہ بتادیجیے۔

جواب: جو دَسترخوان سے دانے چُن کر کھائے گا اس کی اَولاد خوبصورت، عقل مند اور بے عیب پیدا ہو گی۔[1] ہمارے یہاں تو کھانا اُٹھا کر ڈسٹ بین میں ڈال دیتے ہیں، جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کی اَولاد کیسے عقل مند ہو گی؟ حالانکہ کھاتے وقت جو دانے دَسترخوان پر گِریں وہ بھی اُٹھا کر کھالیے جائیں۔ نیز ہڈی پر جو گرم مَصالحہ وغیرہ لگا ہوا ہو اسے بھی اچھی طرح چوس چاٹ لینا چاہیے، کھانے کا کوئی بھی کھایا جانے والا حصہ چاہے وہ مَصالحہ ہو یا پیاز اور ٹماٹر وغیرہ ضائع نہ کیا جائے۔ عموماً ٹماٹر نکال کر پھینک دیا جاتا ہے حالانکہ ٹماٹر بہت مہنگا آتا ہے، یہ بھی کھائی جانے والی چیز ہے، اس میں طاقت ہوتی ہے اور یہ وٹامنز سے بھرپور ہوتا ہے۔ نیز حدیثِ پاک میں ہے: تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصے میں بَرَکت ہے۔[2] اگر آدھا دانہ ہی ضائع ہو گیا اور اسی میں برکت ہوئی تو وہ بَرَکت کو بھی ساتھ لے جائے گا، اگر ہم پلیٹ صاف نہیں کرتے باوجود یہ کہ اس میں غذائی اجزاء موجود ہیں تو ہو سکتا ہے برکت انہیں اَجزاء میں ہو اور ہم انہیں ضائع کر دیں لہٰذا کھانا ایسے کھائیں کہ آخر میں اُنگلیاں بھی چاٹ لیں تاکہ ان پر کھانے کا کوئی اثر باقی نہ رہے۔

افسوس! ہم ایسا نہیں کرتے یا تو سُستی ہو جاتی ہے یا ذہن نہیں بنتا یا پھر ایسا کرتے ہوئے شرم آتی ہے حالانکہ لوگ گناہ کرتے ہوئے نہیں شرماتے اور ہم سنَّت پر عمل کرتے ہوئے شرماتے ہیں! کسی سے پوچھو داڑھی کیوں نہیں رکھی؟ تو جواب ملتا ہے یار شرم آتی ہے۔ پوچھا جائے کہ عمامہ کیوں نہیں باندھتے؟ تو جواب ملتا ہے کہ شرم آتی ہے۔ لوگ چوراہے پر کھڑے ہو کر گالیاں نکالتے ہیں ان کو شرم نہیں آتی، یہ لوگ اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نہیں شرماتے تو ہم سنَّت پر عمل کرتے ہوئے ان سے کیوں شرماتے ہیں؟ افسوس ہماری سوچ کیسی بن گئی ہے، اللہ کرے ہماری مَدَنی سوچ بن جائے۔ عقل قربان کن بہ پیشِ مصطفٰے، ہماری عقلیں مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر

---

1 ...... عیون الاخبار، کتاب الطعام، آداب الاکل والطعام، ۳/۲۴۳۔

2 ...... مسلم، کتاب الاطعمة، باب استحباب لعق الاصابع... الخ، ص۸۶۵، حدیث: ۵۳۰۰ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

قربان ہو جائیں اور ہم سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جائیں۔

شریعت ہمارے پیچھے نہیں چلے گی ہمیں اِس کے پیچھے چلنا ہو گا

سُوال: جو لوگ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ اب زمانہ وہ نہیں رہا، دور بدل گیا ہے، اِسلام 1400 سال پہلے کا اَنداز بتاتا ہے آج کے دور میں یہ کیسے نافذ کیا جاسکتا ہے؟ اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (1)

جواب: جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ زمانہ وہ نہیں ہے اور اب دور بدل گیا ہے ان کو سوچنا چاہیے کہ اللہ کریم وہی ہے جو ہمیشہ سے ہے وہ نہ بدلا ہے، نہ بدلے گا، ہم نے جس نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھا وہ پہلے بھی وہی تھے اب بھی وہی ہیں، نہ بدلیں ہیں نہ بدلیں گے، ہمیں جو اِسلام عطا کیا گیا تھا یہ اب بھی وہی ہے اور قیامت تک وہی رہے گا، دَر حقیقت ہمیں اپنے آپ کو بدلنا ہو گا اگر کوئی کہے کہ شریعت ہمارے پیچھے چلے تو یہ نہیں ہو سکتا ہمیں ہی شریعت کے پیچھے چلنا ہو گا۔

(نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) جو لوگ اِس بات کی تکرار کرتے رہتے ہیں کہ جناب دَور بدل گیا ہے اور اب زمانہ پہلے جیسا نہیں رہا تو انہوں نے سنَّتِ رَسُول اور دِینی تعلیمات سے دور رہ کر دیکھ لیا ہو گا کہ ان کو کس قسم کی تَرَقّی، عُرُوج یا بھلائی ملی ہے۔ یقیناً ایسوں کو تجرِبہ ہو چکا ہو گا کہ ان کو سِوائے شَرمندگی، نَدامت، زَوال اور افسوس کے کچھ ہاتھ نہیں آیا لٰہٰذا ان کو چاہیے کہ دعوتِ اسلامی کے پیغام کو قبول کریں اور اپنی زندگی کا انداز بدل لیں اِنْ شَآءَ اللہ یہ لوگ دیکھیں گے کہ تَرَقّی، بھلائی اور بہتری کس طرح ان کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔ آج کل سوشل میڈیا کا دور ہے، طرح طرح کے لوگ سامنے آرہے ہیں، دِل میں جو بات آتی ہے یہ لوگ کیمرہ یا موبائل سامنے رکھ کر ویڈیو ریکارڈ کرتے ہیں اور سوشل میڈیا پر ڈال دیتے ہیں، جو اَن گِنت لوگوں تک پہنچ جاتی ہے، ان کی باتیں بھی بالکل عجیب و غریب ہوتی ہیں مثلاً اِسلام 1400 سال پہلے کا اَنداز بتاتا ہے آج کے دور میں یہ کیسے نافِذ کیا جاسکتا ہے؟ یہ لوگ ایسی باتیں کرکے لوگوں کے دِماغ خراب کرتے اور گمراہی کا سبب بنتے ہیں۔ عام لوگوں کو بھی چاہیے کہ اِس طرح کی باتوں میں آنے کے بجائے ذرا یہ تو دیکھیں کہ بول کون رہا ہے؟ اس کی دِینی تعلیم کیا ہے؟ اس کا دامن کن لوگوں سے وابستہ ہے؟ اس کا تعلق کہاں سے ہے؟ ہر ایک کی

(1) ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

بات سُن کر اس کو ماننے کا جَذبہ پیدا کر لینا اچھی بات نہیں ہے۔ (**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) دِین کے نام پر تعلیم تو بہت سوں کی ہوتی ہے جیسے شیطان بہت بڑا عالِم تھا اس جیسا عالِم کہاں ہو گا؟ تو صِرف دِینی تعلیم ہی نہیں دیکھنی بلکہ اس کے عقائد و نظریات بھی دیکھنے ہیں۔ یہ دیکھنا ہے کہ اس کی لائن کہاں جا کر ملتی ہے؟ اگر مدینے سے لائن کٹی ہوئی ہے تو اس کی کوئی بات نہیں سننی بلکہ کان بند کر لینے ہیں اگرچہ وہ داڑھی رکھنے اور عمامہ باندھنے والا ہی کیوں نہ ہو۔

کیا مذہبی کتابیں گھر میں رکھنے سے ثواب ملے گا؟

سُوال: جو شخص عالِمِ دِین نہ ہو لیکن گھر میں کچھ نہ کچھ مذہبی و اسلامی کتابیں رکھتا ہو تو کیا اُسے ثواب ملے گا؟

جواب: کیوں نہیں ملے گا؟ اگر وہ دِینی کتابیں پڑھتا ہے، عِلمِ دین سے محبت کرتا ہے تو بالکل ثواب ملے گا۔ عالِم نہ ہونا گناہ تو نہیں ہے، ظاہر ہے ہر آدمی عالِم ہو بھی نہیں سکتا اور ہر ایک پر عالِمِ دِین ہونا فرض بھی نہیں ہے۔[1]

مَیِّت کے عارضی دانت نکالنا کیسا؟

سُوال: اگر مَیِّت کے عارضی دانت لگے ہوئے ہوں تو غسل دیتے ہوئے ان دانتوں کو نکالنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: جو دانت آسانی سے نکل سکتے ہیں ان کو نکال لیں اور فکس ہیں تو نہ نکالے جائیں۔

بَرَکت اِستخارے میں ہے یا مشورے میں؟

سُوال: کوئی کام کرنے سے پہلے اِستخارہ کیا جاتا ہے یا مشورہ، ان دونوں میں سے بَرَکت کس چیز میں ہے؟

جواب: دونوں میں بَرَکت ہے۔ اِستخارہ بھی حدیثِ پاک میں تعلیم فرمایا گیا ہے[2] اور مشورہ کرنے کا بھی حدیثِ پاک میں ذِکر ہے۔[3]

---

1 ...... یاد رکھیے! ہر مسلمان عاقِل و بالغ مَرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۲۴)

2 ...... حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں تمام اُمور میں اِستخارہ کی اس طرح تعلیم فرماتے جیسے قرآنِ پاک کی سُورت کی تعلیم فرماتے تھے۔ (بخاری، کتاب التهجد، باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی، ۱/ ۲۹۳، حدیث: ۱۱۶۲)

3 ...... حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے اِستخارہ کیا وہ نامُراد نہیں ہو گا اور جس نے مشورہ کیا وہ نادِم نہیں ہو گا اور جس نے میانہ رَوی کی وہ کنگال نہیں ہو گا۔ (معجم اوسط، من اسمه محمد، ۵/ ۷۷، حدیث: ۶۶۲۷)

www.dawateislami.net

خواتین کی ویڈیوز عام کرنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ سوشل میڈیا پر خواتین کی ویڈیوز عام کرتے ہیں تو کیا ان ویڈیوز کو مزید عام کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: بے پَردہ عورت کو دیکھنا بھی ناجائز ہے پھر اس ویڈیو میں وہ عورت جو کچھ بول رہی ہے وہ بھی اس کی ویڈیو کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہا ہے جیسے وہ یا تو کوئی خبر دے رہی ہوگی یا پھر گانا وغیرہ گا رہی ہوگی اگر گانا گا رہی ہے تو ظاہر ہے اس میں خبر کے مقابلے میں زیادہ خطرہ ہے کہ اس میں موسیقی شامل ہوگی اور دِیگر فتنے بھی ہوں گے اور اس طرح گناہ کی مقدار بڑھتی چلی جائے گی۔ اگر صِرف خبر ہی دے رہی ہے تو اس کی آواز بھی عورت یعنی چُھپانے کی چیز ہے اور بلاضَرورت عورت اپنی آواز نامحرم کو نہیں سُنا سکتی لہٰذا ویڈیو آگے بڑھانے سے بہتر ہے کہ اسے بالکل بھی عام نہ کیا جائے، اگر کہیں سے آ بھی جائے تو اس کو ڈیلیٹ کر دینا چاہیے اور اگر بھیجنے والے کو جانتے ہیں تو اسے نیکی کی دعوت دینی چاہیے کہ وہ ایسا نہ کرے۔

12 رَبیع الاول کو پورے دِن کا روزہ رکھیں یا آدھے دِن کا؟

سُوال: 12 رَبیع الاول کو پورے دِن کا روزہ رکھیں یا آدھے دِن کا؟

جواب: روزہ صبح صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک کا ہوتا ہے، 12 رَبیع الاول کو یہی روزہ رکھنا ہے یعنی پورے دِن کا روزہ، عصر سے مغرب تک کا روزہ نہیں ہوتا۔ بعض بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم سے منقول ہے کہ وہ عصر اور مغرب کے دَرمیان کچھ کھاتے پیتے نہیں تھے، تو اگر کوئی ان بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم کی اِتّباع کی نیت سے عصر سے مَغرِب تک کچھ کھاتا پیتا نہیں ہے تو یہ اچھی بات ہے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔[1]

---

1 ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی خدمت میں سُوال ہوا: بعض لوگ اس ملک میں بعد نمازِ عصر کے اذانِ مغرب تک کچھ کھاتے پیتے نہیں ہیں اور اس کو عصر کا روزہ کہتے ہیں، اِس کے فوائد بہت بیان کئے جاتے ہیں، ایک فائدہ یہ بیان کرتے ہیں کہ وقتِ سکرات جب شیطان پانی لے کر دھوکا دینے کو آئے گا اس وقت اس روزہ رکھنے والے کو وقت عصر کا معلوم ہوگا اور روزہ کا خیال رہے گا تب کہہ دے گا میں روزہ سے ہوں ہرگز تیرا پانی نہ پیوں گا چنانچہ شیطان لاچار ہو کر چلا جائے گا اور اس روزہ کا رکھنے والا گمراہی سے بچ جائے گا، اب کیا یہ روزہ اور اس کے فوائد صحیح ہیں یا نہیں؟ کسی معتبر کتاب میں اس کی کچھ اصل ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس پر ثواب سمجھ کر عمل کرنا کیسا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے جواباً اِرشاد فرمایا: حدیث فقہ میں اس کی اَصل نہیں، معمولات بعض مشائخ سے ہے اور اس پر عمل میں حرج نہیں، اِنسان جتنی دیر شہوات نفسی سے بچے بہتر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۰۵)

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	اُوپری اثرات اور اُتارا کیا ہوتا ہے؟	10
نامِ محمد کی بَرکتیں	1	جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات	11
مُعاشرے سے بے سُکونی ختم نہ ہونے کی وجہ	2	کیا ہر شہرت عزت والی ہوتی ہے؟	12
سجدہ کتنی ہڈیوں پر ہوتا ہے؟	3	بچوں کو ذہین بنانے کا طریقہ	13
سجدے میں ناک کی ہڈی زمین پر لگنا واجب ہے	4	شریعت ہمارے پیچھے نہیں چلے گی ہمیں اِس کے پیچھے چلنا ہوگا	14
سجدے میں جانے کا دُرُست طریقہ	4	کیا مذہبی کتابیں گھر میں رکھنے سے ثواب ملے گا؟	15
نماز اللہ پاک کی طرف سے تحفہ ہے	5	مَیِّت کے عارضی دانت نکالنا کیسا؟	15
کیا اذانِ فجر کے بعد تہجد ادا کر سکتے ہیں؟	6	بَرَکت اِستخارے میں ہے یا مشورے میں؟	15
کیا آپ نے کبھی مدینے کی مچھلی کھائی ہے؟	6	خواتین کی ویڈیوز عام کرنا کیسا؟	16
کسی کو بے چارہ کہنا کیسا؟	7	12 رَبیع الاول کو پورے دِن کا روزہ رکھیں یا آدھے دِن کا؟	16
نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو "رَاعِنَا" کہنا منع ہے	7	فہرست	17
کیا نکاح کے بعد وَلیمہ ضَروری ہے؟	8	ماخذ و مراجع	18
نئے مکان کی بنیادوں میں بکرے کا خون ڈالنا کیسا؟	9	❁❁❁	❁

❁❁❁

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
معجم اوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
فردوس الاخبار	شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
الجامع الصغیر	امام ابوالفضل جلال الدین عبد الرحمن بن ابوبکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
عیون الاخبار	ابو محمد عبدُ اللہ بن مسلم بن قطیبہ الدینوری، متوفی ۲۷۶	دار الکتب العلمیۃ بیروت
القول البدیع	حافظ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت
المواھب اللدنیا	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
طبقات ابن سعد	محمد بن سعد بن منیع الھاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ھند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاویٰ امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**غورو فکر**“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8

0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net